تصریحات

وطنِ عزیز کو درپیش مشکلات سے نجات دلانے کیلئے ضروری ہے کہ یہاں ایسے حالات پیدا کئے جائیں جن سے عوام کو اس بات کا احساس ہو کہ ملکی حالات اور معاملات میں مکمل طور پر شریک اور دخیل ہیں اور ملک میں کوئی بھی کام ان کی مرضی اور منشا کے بغیر نہیں ہو رہا۔ اس لئے کہ آج کے اس دور میں اپنے عوام کو شریک کئے بغیر کوئی سی حکومت بھی ان مسائل سے عہدہ برآہ نہیں ہو سکتی۔ جو خارجی قوتوں کے پیدا کئے ہوئے ہیں

بدقسمتی سے پاکستان کے لئے بیشتر مصائب جو کھڑے کئے گئے ہیں وہ ملکی سرحدوں کے باہر سے کھڑے کئے گئے ہیں اگرچہ ان کے ڈانڈے سرحدوں کے اندر بھی ملتے ہیں مگر بنیادی طور پر ان کا مصدر و مرکز سرحد پار بھی ہے اور سرحد پار کے وہ ممالک جو ہر لحاظ سے پاکستان پر فوقیت رکھتے ہیں۔ تعداد اور قوت کے لحاظ سے اسلحہ اور رقبہ کے لحاظ سے، اور دنیا میں اثر و رسوخ اور ناموری و نفوذ کے لحاظ سے، ایسے عالم میں ملکی سلامتی اور وطنِ عزیز کی حفاظت کے تقاضے یہ ہیں کہ قوم کو اصلی حالات سے باخبر رکھتے ہوئے انہیں خطرات کے مقابل صف آرا کیا جائے۔ اور یہ تب تک ممکن نہیں جب تک اُسکے اندر اعتماد پیدا نہ ہو۔

اس سلسلے میں یہ چیز کبھی صورت فراموش نہ کرنا چاہیے کہ موجودہ دور میں ملکی سرحدوں کی پاسبانی اور اندرونی خلفشار کا مقابلہ صرف عسکری اور اسلحی قوت سے نہیں بلکہ عوامی تائید و حمائت اور مستحکم قومی قیادت کے بل پر ہی کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ کسی بھی ملک کی فوجی قوت و طاقت میں اپنے عوام کی تائید کے بغیر اور ان کی پرجوش حمایت کے بنا لڑنے مرنے کی وہ امنگ پیدا نہیں ہو سکتی جو انہیں فتح و کامیابی سے ہمکنار اور وطن عزیز پر نچھاور ہونے کی طاقت و توانائی بخشتی ہے۔

دوسری طرف یہ بھی آج ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ کسی ملک کے عوام زندہ رہنے اور غلامی قبول نہ کرنے پر آمادہ ہو جائیں تو دنیا کی کوئی سپر پاور بھی انہیں غلام نہیں بنا سکتی۔ اور نہ ہی فنا کر سکتی ہے۔ ماضی میں فن لینڈ اور ماضی قریب میں ویتنام اور حال میں افغانستان کی عوامی جدوجہد اس کی زندہ و پائندہ علامتیں ہیں۔

ان ہی حالات کے پیش نظر ہم تسلسل سے اس بات کا اعادہ کئے جا رہے ہیں۔ کہ ملک میں کوئی ایسا نظام جلد از جلد رائج کیا جائے اور ایسی تدابیر فوری طور پر اختیار کی جائیں جس سے عوام کو اس چیز کا احساس ہو کہ کاروبار حکومت میں وہ مکمل طور پر دخیل اور شریک ہیں اور کوئی کام ان کے مشورہ کے بغیر سرانجام نہیں پا سکتا۔

ہماری رائے میں مجوزہ مجلس شوریٰ یا اسی طرح کی کوئی دوسری چیز اس کا صحیح اور پائیدار حل اور علاج نہیں۔ کیونکہ نامزدگیوں سے کسی صورت وہ نتائج برآمد نہیں ہو سکتے۔ جو موجودہ حکومت برآمد کرنا چاہتی ہے۔ اور نہ ہی رائے عامہ اس سلسلے میں ہموار اور موجودہ صورت حال سے ملک کو نکالنے میں ممد و معاون ہو سکتی ہے۔

ہمارے نزدیک اس کا صحیح حل ملک میں جمہوری اسلامی اداروں کا قیام اور انتخابات سے لوگوں کو اپنی قیادت چننے کا اختیار ہے کیونکہ اس ملک کا قیام بھی جمہوری اسلامی اصولوں پر عمل میں آیا تھا اور ان شاء اللہ جب تک یہ اسلام سے والبستہ اور جمہوریت کی راہ پر گامزن رہے گا۔ اس پر کوئی آنچ بھی نہ آسکے گی۔

خداوند ہمیں اپنے اس عزیز وطن کی حفاظت اور سربلندی کے لئے اپنے ذاتی مفادات کو ترک کرنے اور اپنی ذاتی انا سے سربلند ہو کر سوچنے کی صلاحیت سے بہرور فرمائے۔ آمین ـ ثم آمین۔